صرف مبلغین کیلئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلَّم

”کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ“

ترجمہ: یعنی تم ان سب امتوں سے بہترین امت ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو

منجانب

شعبہ دعوت و تبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف (اوکاڑہ)

دعوت و تبلیغ کے اہم اصول

--->> دورانِ دعوت و تبلیغ درج ذیل اصولوں کو پیشِ نظر رکھیں۔

● دورانِ تبلیغ سفید لباس، پانچ کلی ٹوپی، سفید پگڑی پہن کر باوضو رہیں۔ ● دورانِ تبلیغ آپ ایک وفد میں شامل ہوں گے جس کے امیر یا خادم وفد کے پاس تمام پروگرام، تفصیلات اور ہدایات ہوں گی۔ اِن ہدایات پر عمل کرنا سب کا فرض ہوگا۔ ● اپنا مکمل وقت وفد کے ساتھ گزارنا ہوگا لہذا وقت یا مدت پوری ہونے سے پہلے آپ کہیں علیحدہ یا واپس ہرگز نہ جائیں، حتیٰ کہ استنجا یا وضو یا آرام بھی بغیر اطلاع یا اجازت نہ کریں۔ ● دورانِ سفر غیر اخلاقی گفتگو یا حرکات سے پرہیز کریں دورانِ سفر باوضو دینی کتب کا مطالعہ یا ذکرِ الٰہی کریں، بحث مباحثہ اور ہنسی مذاق نہ کریں۔ ● اپنے ضروری سامان اور جیب وغیرہ کی خود حفاظت کریں اور اپنا سامان خود اٹھائیں، کرایہ اور اخراجاتِ سفر وغیرہ خادم وفد کے پاس جمع کروادیں، خادم وفد تمام حساب کتاب تحریری طور پر ساتھ ساتھ لکھتا جائے۔ ● آپس کی دوستی، بے تکلفی اور جان پہچان کی بجائے بیلیوں سے دوستی بڑھائیں، ہمیشہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔ ● چلتی بس یا گاڑی میں سوار ہونے اور اترنے سے گریز کریں، بس میں شور نہ مچائیں اور نہ ہی بس کی دیواریں بجائیں۔ ● ادھر اُدھر دیکھنے کی بجائے نظریں جھکائے ذکرِ الٰہی اور استغفار کرتے رہیں۔ ● خلافِ سنت افعال سے مکمل طور پر اجتناب کریں کہ جس سے لوگ آپ سے بدظن ہو کر تنقید کریں، مثال کے طور پر اذان کے وقت گفتگو، اذان کے بعد لیٹا یا سوتا رہنا، نماز بغیر جماعت کے ادا کرنا، قبلہ رخ تھوکنا یا قبلہ رخ چیزیں نہ رکھنا وغیرہ۔ ● کھانے پر جو بھی خرچ آئے، سب بیلی آپس میں تقسیم کرلیں، کسی ایک بیلی پر بوجھ نہ بنیں۔ ● کھانا صرف خادم مرکز میلا دیا انتہائی قابلِ اعتبار شناسا بیلی بخوشی کھلائے پلائے تو کوئی حرج نہیں، نامعلوم یا عام بیلیوں سے کھانا پینا سخت منع ہے۔ ● رہائش صرف مسجد اہلسنت و جماعت یا مرکز میلا د پر رکھیں، کسی نامعلوم یا مرکز میلا د و مسجد سے دور رہائش نہ رکھیں۔ ● نمازِ تہجد یا دیگر اوقات میں سوئے ہوئے بیلی کو نرمی سے اٹھائیں۔ ● صرف اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق وقت گزاریں، اپنی یا کسی کی مرضی، مشورہ یا دعوت پر پروگرام ہرگز تبدیل نہ کریں۔ ● دورے کی تفصیل، کارکردگی رپورٹ فارم میں خادم وفد کو ارسال کریں۔ ● تمام ارکان وفد اپنے گھر پہنچنے پر اپنے مرکز تبلیغ یا امیر کو فوری اطلاع کریں۔ ● جو امیر مقرر کیا جائے، اُس کی اطاعت اور ادب و احترام کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ بردہ شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مخلوق کو عدم سے پیدا فرمایا
پھر درود اُن ﷺ کی ذات اقدس پر جو اللہ کریم کے بعد برگزیدہ ہیں

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اے میرے مالک! درود اور سلام بھیج اُن ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ تک
اور اپنے اُس حبیب پر جو ساری خلقت سے بہتر ہیں

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

محمد ﷺ ، جو دنیا و آخرت کے سردار ہیں
اور عرب و عجم کے جن و انسان کے سردار ہیں

هُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

وہی اللہ کے ایسے حبیب ﷺ ہیں جن کی شفاعت کی اُمید ہے۔
ہر ایک خوف کے وقت، جو خوف بھی آنے والے ہیں۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نعت شریف یاد کریں اور پڑھیں:

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں، کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ الفت، کہاں تھی یہ پرُ خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروَری ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو، یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
بشیر کہیے، نذیر کہیے، انہیں سراج منیر کہیے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے
یہی ہے خالؔد اساس رحمت یہی ہے خالؔد بنائے رحمت
نبی کا عرفان زندگی ہے، نبی کا عرفان بندگی ہے

☆۔ خالد محمود نقشبندی

دعوت و تبلیغی بیان سے پہلے "فضائل درودِ پاک" پڑھیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلَّم

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے لیے اللہ کے غضب سے امان لکھ دی جاتی ہے۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے ساتھ حوض کوثر پر خصوصی عنایت کی جائے گی۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والا سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والا پل صراط پر سے نہایت تیزی کے ساتھ گزر جائے گا۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر ایک نور عطاء کیا جائے گا۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والا موت سے قبل جنت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا کی جائیں گی۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بَری ہے۔

☆۔ درودِ پاک اللہ کریم کے نزدیک سب عملوں سے زیادہ پیارا ہے۔

☆۔ درودِ پاک تنگدستی دور کرتا ہے اور مجلسوں کی زینت ہے۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگا۔

دعوتی وتبلیغی بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

اللہ رب العالمین سُبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے کہ:

”وَلتَکُن مِّنکُم اُمَّةٌ“ یَّدعُونَ اِلَی الخَیرِ وَ یَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَ یَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ المُفلِحُونَ “ (آل عمران:۱۰۴)

ترجمہ: ”تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔“

قرآن مجید، فرقانِ حمید کی اس آیت کریمہ میں اللہ کریم نے ہمیں تاکید فرمائی ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔ باطل مذاہب زوروشور سے اپنے مذہب کی تشہیر وتبلیغ کررہے ہیں، لیکن افسوس کہ مسلمانوں کو ذرہ بھر پروا نہیں اور اپنے ماضی کو دیکھیے، اپنا احتساب خود کیجئے، ہم میں سے ہر ایک نے تبلیغ دین کے لیے کتنی کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے کبھی دین کو سمجھنے کے لیے کچھ کوشش کی ہے؟ اگر ہم تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو اس بات کا بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کس طرح تھے اور ان کی دینی خدمات کس قدر عظیم ہیں۔ اصحابِ صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، جن کی تعداد کم وبیش ستر تھی اور ان حضرات مقدسہ کا کوئی مستقل گھر یا ٹھکانا نہ تھا اور نہ ہی کھانے کا کوئی مستقل بندوبست تھا، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دین کی تعلیم حاصل کرتے رہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابی سارا سارا دن بلکہ کئی کئی دن تک بھوکے رہتے بھوک کی شدت کے باعث زمین پر لیٹ جاتے، کبھی بھوک کی شدت کے باعث بے ہوش ہوجاتے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری حالتیں دیکھنے کی تھیں جب ہم میں سے اکثر کو کئی کئی وقت تک کھانا میسر نہیں آتا تھا کمزوری کے باعث کمر سیدھی نہیں ہوتی تھی۔ بھوک کے باعث پیٹ کے بل پڑا رہتا اور کبھی پیٹ پر پتھر باندھ لیتا، نیز آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستے میں بیٹھ گیا، سب سے پہلے حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے کوئی بات کرنا شروع کر دی تا کہ باتوں باتوں میں آپ مجھے گھر تک لے جائیں گے اور جو گھر میں میسر ہو گا اس سے میری تواضع فرمائیں گے مگر ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ،تو میں نے پھر سوچا کہ شاید یہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے اور کچھ کھانے کو میسر آ جائے گا ،لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ پھر تاجدارِ عرب وعجم ،حضور سرکار مدینہ ﷺ تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور آپ میری حالت سے بخوبی آگاہ تھے۔ لہذا ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ! میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ حضور اکرم ﷺ گھر تشریف لے گئے ، میں اجازت لے کر حاضر ہوا۔ گھر میں دودھ کا ایک پیالہ تھا جو آپ ﷺ کی خدمت اقدس پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آیا ہے (یہ آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز پیش ہوتی تو اس کے متعلق دریافت فرماتے کہ کہیں صدقہ نہ ہو)۔ عرض کیا گیا کہ فلاں جگہ سے ہدیہ آیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابو ہریرہ جاؤ! اصحاب صفہ کو بلا لاؤ، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ تھوڑا سا دودھ ہے، ہم سب کیسے پیئیں گے؟ یہ تو شاید ایک آدمی کو بھی کافی نہ ہو۔ لیکن میں آپ ﷺ کے حکم پر اصحاب صفہ کو بلا لایا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ لے ان سب کو پلا۔ میں ایک ایک صحابی کو پیالہ پیش کرتا اور وہ جی بھر کر پیتا اور پیالہ مجھے واپس لوٹا دیتا۔ اسی طرح سب کو پلایا اور سب نے خوب پیا۔ تو حضور ﷺ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا اور فرمایا کہ اب ہم دو ہی باقی ہیں، میں نے عرض کیا ، بیشک۔ فرمایا تم پی لو۔ میں نے پیا، پھر ارشاد فرمایا اور پی لو۔ میں نے اور پیا، آخر کار میں عرض کیا ، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اب میں پی نہیں سکتا (کیونکہ گنجائش ہی نہ تھی)۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے باقی دودھ نوش فرمایا۔ آج ہمارے پاس کیا کیا سہولتیں نہیں ہیں، اُس وقت تو وسائل موجود ہی نہ تھے۔ لیکن پھر بھی صورتحال اس کے برعکس ہے، ہم نے اپنی خوشحالی کو اپنے لیے محاصرہ بنا رکھا ہے، ہمارے کاروبار ہمیں دین اور تبلیغ دین کی طرف آنے ہی نہیں دیتے۔ کیا ہماری زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا اور سونا جاگنا ہی رہ گیا ہے؟ اگر ہم کسی تقریب یا شادی کے لیے ایک، دو دن کاروبار سے دور رہ سکتے ہیں تو تبلیغ دین کے لیے کچھ وقت صرف کیوں نہیں کر سکتے؟ لہذا میری آپ سے گذارش ہے کہ اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر دین کی خدمت کے لیے وقف کریں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا جب اس کے لیے

کوشش کریں گے ورنہ بغیر سفر کے منزل طے نہیں ہوتی۔ اگر برائی کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے تو سب اس گناہ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں اور عذاب بھی بلا تخصیص برابر ہی ملتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: ''جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور نیک لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھر بھی نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے'' (ابوداؤد)

تاریخ گواہ ہے کہ اولیائے عظام نے تبلیغ دین کو اپنی حیات مقدسہ کا اثاثہ بنالیا اور تلقین و نصیحت کے ذریعے لوگوں کو ہدایت کی روشنی سے مالا مال کر دیا حالانکہ لوگ اِن کے پاس بھی دنیاوی اغراض لے کر جاتے تھے۔ ایک دن حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں چند آدمی آئے اور سلام کر کے دوسری صف میں بیٹھ گئے۔ آپ نے ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا ''بیلیو! کہاں سے آئے ہو اور کس غرض سے آئے ہو؟'' ایک نے عرض کیا کہ ''ہم لاہور سے آئے ہیں اور ایک ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ آدمی بہت بیمار ہے۔ اس کے لیے دعا کروانے کی غرض سے آئے ہیں۔'' آپ نے کوئی دوا تجویز فرما دی اور کہا کہ جاؤ، اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرما دیں گے۔ دوائی انہوں نے لکھ لی اور پھر پوچھا ''کوئی پرہیز ہو تو ارشاد فرمائیں۔'' آپ نے فرمایا، حلال و حرام کی تمیز کیا کرو اور حرام سے پرہیز کرو۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہے اور پھر پوچھا کہ کون سی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا تو آپ نے انہیں وہاں سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔ یہی امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا ہے اور آج آپ کے پوتے اور جانشین قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری نے فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک باقاعدہ تبلیغی سلسلہ شروع فرمایا ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ ہر شخص مہینے میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے گھر میں محفل میلاد کا انعقاد کرے اور مہینے میں کم از کم ایک دن دعوت و تبلیغ کے لیے وقف کرے۔ آیئے! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ دعوت و تبلیغ کے لیے کچھ وقت صرف کرنے کا عہد کریں لہذا آپ میں سے جو بیلی دعوت و تبلیغ کے اس سلسلے سے وابستہ ہونا چاہتے ہوں، محفل کے اختتام پر اپنے نام لکھوا دیں، مجھے امید ہے کہ آپ کی یہ وابستگی دین اور دنیا میں آپ کے کام آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کی تمام مشکلات آسان فرمائے اور آپ کو دینی کاموں میں استقامت عطا فرما کر دنیاوی امور میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین ﴿ وما علینا الا البلاغ المبین ﴾

ضرورتِ شیخ (مرشد کامل) کا بیان

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا ارشاد ہے :

ترجمہ: ’’ان کے طریقہ کی اتباع جو میری طرف رجوع کریں‘‘ (سورۃ لقمان:۱۵)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بزرگان دین سے محبت کے فیوض و برکات کے متعلق اپنے مکتوب شریف 290 میں فرماتے ہیں کہ’’ان بزرگوں کی نگاہ دلی امراض کو شفا بخشتی ہے اور ان کی محبت غیر پسندیدہ عادات کو بالکل دور کر دیتی ہے۔‘‘

اگر کوئی شیخ کامل کے بغیر لاکھ تسبیح پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں ہوگا، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اور وسیلہ شیخ کیوں ضروری ہے؟ تو اسکی مثال یہ ہے کہ کاٹ جب بھی کرے گی، تلوار ہی کرے گی لیکن شرط یہ ہے وہ کسی کے ہاتھ میں ہو ورنہ اکیلی تلوار کچھ نہیں کرسکتی اور کوئی بغیر استاد کے کتاب نہیں پڑھ سکتا اور نہ ہی بغیر سیڑھی کے چھت پر چڑھ سکتا ہے اور نہ ہی باپ کے بغیر اولاد ہوسکتی ہے، تیر خود بخود نہیں اڑتا بلکہ اسے کمان میں رکھ کر پھینکا جاتا ہے مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مثنوی شریف میں فرمایا ہے کہ کوئی لوہا خود بخود تیر یا خنجر نہیں بن سکتا جب تک کسی لوہار کے ہاتھ نہیں چڑھتا اور کوئی حلوائی از خود اپنے کام میں استاد نہیں بن سکتا جب تک کسی شکر ریز کی شاگردی نہیں کرتا۔ فرماتے ہیں میں خود بھی مولائے روم نہیں بن سکتا تھا جب تک میں نے شمس تبریز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی اختیار نہ کی۔

ضرورت شیخ کے لیے دوسری اہم دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے آئے ہیں کہ ماضی میں کسی ایسے بزرگ کا نام نہیں ملتا جو کسی بزرگ کی بیعت کئے بغیر بزرگی کے رتبے پر پہنچ گیا ہو۔ جس قدر بزرگ اب تک ہوئے ہیں ہر ایک نے کسی نہ کسی کی بیعت ضرور اختیار کی ہے۔

ضرورت شیخ پر ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ’’شیخ کی اہمیت‘‘ واضح کرنے کے لیے ہی ہر زمانے میں کسی نہ کسی نبی یا رسول کو مبعوث فرمایا۔ کوئی زمانہ ایسا نظر نہیں آتا جس میں کوئی ہادی مقرر نہ کیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ نبوت ختم ہونے کے بعد اولیاء اور مشائخ کو تلقین و نصیحت کا فریضہ سونپ دیا گیا۔

لیکن اسلام دشمن کوششوں کے باعث ایک جماعت یہ کہنے لگی ہے کہ ہمارے لیے قرآن اور سنت ہی ہدایت کے لیے کافی ہیں۔ دراصل ان کا یہ انکار قرآن کی اس آیت کا انکار ہے اور اس انکار کی سزا ان کو یہ ملی کہ وہ اس روحانی ہدایت سے محروم ہو گئے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عادت الٰہی اس بات پر جاری ہے کہ اس دنیا میں ایک پیر اور ایک مرید ہو ایک مقتداء اور دوسرا مصاحب ہو۔ ایک پیشوا اور دوسرا پیرو کار ہو۔ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو استاد بنایا اور فرشتوں کو ان کے تابع بنایا۔ دنیا میں انبیاء کو ارسال فرمایا اور کچھ لوگوں کو ان کا جانشین یا حواری بنایا۔ حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بنایا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ مرشد اللہ اور بندے کے درمیان واسطہ یا برزخ ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر کامل کی صحبت کے بغیر کوئی شخص صوفی اور عارف باللہ نہیں بن سکتا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام مالک کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فقہ کا علم حاصل کئے بغیر تصوف حاصل کرنے والا زندیق ہوتا ہے اور تصوف کے بغیر فقہ کا علم حاصل کرنے والا فاسق ہوتا ہے۔ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید، رسالت، عقائد، زہد و تقوی، مکاشفات اور ذکر اذکار وغیرہ کی درستگی کے لیے شیخ کا ہونا ضروری ہے۔ اور سلوک کا طے کرنا ایک شیخ کے بغیر ممکن نہیں۔ فرماتے ہیں کہ خواہ کتنا ہی زاہد اور عابد کیوں نہ ہو۔ وہ شیطان کے پھندوں سے نہیں بچ سکتا۔ یہ علم سلسلہ وار بزرگوں سے چلا آ رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ کسی شیخ سے ذکر کا سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ سلسلے کے بزرگوں سے چلا آ رہا ہے اور اس تعلیم کی ابتدا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی۔ شیخ نائب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے اور مریدین کی جماعت کو راہ حق دکھاتا ہے۔ آپ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر (راہنما) شیطان ہوتا ہے۔ یعنی جس کا کوئی راہنما نہ ہو، اُس کو شیطان گمراہ کر دیتا ہے۔

اس ماہ درج ذیل ''سفر کی سنتیں اور آداب'' سیکھیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں:

عام طور پر دوست احباب سفر کو جاتے ہیں تو بے شمار آسان سنتوں کو بھول کر ڈھیروں ثواب سے محروم رہتے ہیں، لہذا ذیل میں سفر کی سنتیں اور آداب بیان کیے گئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ اِن پر عمل کی کوشش کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

☆۔ بہار شریعت کے مطابق کم از کم ۵۷ میل کے فاصلہ کا قصد کرنے والا شرعاً مسافر ہے، منزل پر پہنچنے کے بعد اگر کم از کم پندرہ دن قیام کی نیت ہے تو مسافر ہے، لہذا نماز بھی قصر ہی پڑھے یعنی ظہر، عصر اور عشاء کے فرائض چار کی بجائے دو پڑھے، دیگر سب کچھ اُسی طرح پڑھے گا۔ اگر پندرہ دن سے زیادہ رہنے کی نیت ہے تو اب مسافر نہیں بلکہ مقیم ہے، لہذا نماز بھی پوری پڑھیں گے۔ یاد رہے کہ بعض لوگ سفر میں قصر نماز نہیں پڑھتے، حالانکہ یہ حکم قرآن پاک سے ثابت ہے۔ لہذا مسافر کو قصر نماز ہی پڑھنی چاہیے۔

☆۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

☆۔ حدیث پاک میں رات کو سفر کرنے کی تلقین موجود ہے، کیونکہ ابو داؤد کی ایک روایت کے مطابق رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے اور سفر جلدی طے ہو جاتا ہے۔

☆۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کے دوران کسی جگہ ٹھہرتے تو جب تک دوگانہ نماز ادا نہ فرما لیتے ،تشریف فرما نہ ہوتے۔

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد معطر ہے کہ جب سفر سے کوئی واپس گھر آئے تو گھر والوں کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال کر لے آئے۔

☆۔ حج اگر فرض ہو چکا ہے تو والدین کی اجازت نہ بھی ہو، تب بھی جانا ہوگا۔

☆۔ بدمذہب یا بدکردار کے ساتھ سفر کرنے سے بہتر ہے کہ اکیلے ہی سفر کرلیا جائے۔

☆۔ جب بھی تین یا اِس سے زیادہ آدمی سفر کو جائیں تو ایک کو امیر بنالیں۔

☆۔ عورت اپنے شوہر یا محرم (وہ مرد جس کے ساتھ اِس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے) کے بغیر سفر نہ کرے۔ ورنہ جب تک گھر لوٹ کر نہ آئے گی، اُس کے ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

☆۔ معمولی استعمال کی چیزیں ہمراہ رکھیں۔ تاکہ راستے میں کسی سے مانگنا نہ پڑیں۔

☆۔ سواری پر بیٹھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

سُبحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّالَه‘ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

ترجمہ : پاکی ہے اُسے، جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہماری طاقت میں نہ تھا ، بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔

☆۔ منزل پر علیحدہ علیحدہ نہ اتریں بلکہ اکٹھے اتریں اور اکٹھے رہیں۔

☆۔ دورانِ سفر درودِ پاک کی کثرت کریں ، رحمت کا فرشتہ ساتھ رہے گا، اگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور فضول باتوں یا گانے بجانے کی طرف مشغول رہے تو شیطان ساتھ رہے گا۔

☆۔ سفر کے دوران اپنے لیے، گھر والوں کے لیے اور دیگر دوست احباب کے لیے دعا کریں کیونکہ مسافر کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

☆۔ جب کسی مشکل میں گرفتار ہو جائیں تو حدیث پاک میں ہے کہ اس طرح پکارو:

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰه ترجمہ: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔

☆۔ بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث پاک میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا فرمایا گیا ہے، لہذا جلدی جلدی کام ختم کر کے واپس گھر کو لوٹنا چاہیے۔

اس ماہ ''قربانی'' کے مسائل سیکھیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص طاقت رکھتا ہو اور پھر قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے'' (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال تک تشریف فرما رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔ (ترمذی شریف)

قربانی ہر صاحب نصاب پر واجب ہے یہاں مالداری سے وہ مراد ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ نابالغ پر قربانی واجب نہیں۔ جو شخص حاجت کے سوا دوسو درہم یا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درہم ہو، وہ شریعت کی نگاہ میں مالدار ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان جس کی حاجت ہوتی ہے۔ نیز سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ہیں۔ ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔ ایک مکان جاڑے کے لیے اور ایک گرمی کے لیے ہو تو یہ حاجت میں داخل ہے۔ ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو یا کرایہ پر دیے ہوئے کوارٹر ہوں، تو اس پر قربانی واجب ہے۔ شرکت میں گائے وغیرہ کی قربانی ہو تو گوشت وزن کر کے تقسیم کرنا لازم ہے۔ قربانی کا وقت دسویں ذوالحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن اور دو راتیں مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) قربانی عید کی نماز کی بعد کرنی چاہیے۔ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے۔ چاہے خود ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔ قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں، اونٹ، گائے، بکری ہر قسم میں ان کی جتنی نوعیتیں ہیں سب داخل ہیں ان سب کی قربانی جائز ہے۔ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے۔ اونٹ پانچ سال کا ہو، گائے بھینس دو سال کی اور بکری ایک سال کی لیکن اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو افضل ہے۔ دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی

قربانی جائز ہے۔(درمختار) مندرجہ ذیل جانوروں کی قربانی جائز نہیں:

☆۔جس کا سینگ مینگ تک ٹوٹا ہوا ہو۔ ☆۔جسکی چکی یا دم تہائی حصہ سے زیادہ کٹی ہو۔

☆۔جس کی نظر تہائی سے زیادہ جاتی رہی ہو۔ ☆۔اندھا جانور

☆۔کانا (جس کا کانا پن ظاہر ہو) ☆۔جس کے دانت نہ ہوں۔

☆۔اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔ ☆۔جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہو چکے ہوں

☆۔لنگڑا جو قربان گاہ تک چل کر نہ جا سکے۔ ☆۔جس کی ناک کٹی ہو۔

☆۔ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ ☆۔علاج سے جس کا دودھ خشک کر دیا گیا ہو۔

☆۔جس کا کان تہائی حصہ سے زیادہ کٹا ہو۔ ☆۔جو صرف غلاظت کھاتا ہو۔

☆۔جس جانور کا پاؤں کاٹ لیا گیا ہو۔

قربانی کا جانور مر گیا تو صاحب نصاب پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے۔ قربانی سے سب شرکاء کی نیت خوشنودی رب تعالیٰ ہونی چاہیے اگر کسی کی نیت گوشت کھانے کی ہے تو سب کی قربانی خراب ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو۔ ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کر لیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کے تمام اعضاء سے روح نہ نکل جائے۔اس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور نہ چمڑا اتاریں۔بہتر تو یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو۔اور اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے۔وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی وہاں موجود ہو کیونکہ حدیث پاک کے مطابق یہ عمل ذریعہ مغفرت ہے۔ قربانی کے لیے جانور خریدا تھا،قربانی کرنے سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہو تو بچہ کو بھی ذبح کر ڈالے اور اگر بچہ کو فروخت کر دیا ہو تو اس کا ثمن صدقہ کرے اگر قربانی کے ایام گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کرے اگر دوسرے سال تک وہ بچہ موجود ہے۔تو اس سے دوسرے سال کی قربانی ادا نہیں ہوگی ☆۔ اگر پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے بھی ذبح کر دے اور اسے صرف میں لا سکتا ہے۔ اور مرا ہوا بچہ ہو تو اسے پھینک دے کیونکہ وہ مردار ہے۔☆۔ مویشی خانہ کے جانور ایک مدت

مقررہ کے بعد نیلام ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ خرید لیتے ہیں اس کی قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ جانور اس کی ملک نہیں۔☆ قربانی کرنے سے پہلے اسے چارہ و پانی دیں، بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں۔ پہلے سے چھری تیز کر لیں۔ایسا نہ کریں کہ جانور گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کیا جائے۔ ذبح کے بعد دعا پڑھے اور اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ذبح کرنے کے لیے چار رگیں یا کم از کم تین رگیں ضرور کٹ جائیں اور جانور ٹھنڈا ہونے سے قبل کھال نہ اتاری جائے۔قربانی کرنے والا بقر عید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی چیز نہ کھائے یہ مستحب ہے۔ جو مسلمان صاحب استطاعت ہو، اگر وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرے تو یقیناً یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔

طریقہ نمازِ عید: پہلی تکبیر کہہ کر زیر ناف ہاتھ باندھ لیں اور مقتدی حضرات سبحانک اللھم سے غیرک تک پڑھیں اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھیں کہ یہ امام پڑھے گا اور پھر تین تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک بلند کریں۔ان تین میں سے پہلے دو تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک لے جا کر نیچے کھلے چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ زیر ناف باندھ لیں۔ پھر دوسری رکعت میں رکوع جانے سے قبل تین تکبیریں پہلی رکعت کی طرح کہیں اور ہاتھ کھلے چھوڑ دیں۔اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں سلام کے بعد خطبہ مسنونہ سنیں۔

مسئلہ تکبیر تشریق: یہ تکبیر عیدالضحیٰ کے چاند کی نویں تاریخ کو نمازِ فجر سے لے کر چاند کی تیرہ تاریخ کی نماز عصر کے بعد تک پڑھنا ہر مسلمان مقیم مرد پر واجب ہے۔اور اسے تین، تین مرتبہ پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

اس ماہ ’’نماز جنازہ‘‘ یاد کریں:

میت پرنماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے اوراس کی پانچ شرائط ہیں:

(۱)۔میت کا مسلمان ہونا (۲)۔میت کا پاک ہونا (۳)۔میت کا سامنے ہونا

(۴)۔مکمل میت یا سرسمیت بدن کا نصف یا اکثر حصہ موجود ہونا (۵)۔میت کے ستر کا ڈھکا ہونا

(۵)۔میت کی چارپائی کا زمین پر ہونا اور نماز پڑھنے والے کا بھی۔

نیت: روبقبلہ ہوکر دل میں یہ نیت کرے کہ چار تکبیر نماز جنازہ ، ثناء واسطے خدا کے ، درود رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دعا واسطے اس حاضر میت کے۔ اگرانہی الفاظ کو زبان سے کہہ لے تو بھی ناجائز نہیں ہے۔

نماز جنازہ کی سنتیں:

نماز جنازہ کی چار سنتیں ہیں۔ ۱۔امام کا میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا خواہ میت مرد ہو یا عورت۔ ۲۔پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا ۳۔دوسری تکبیر کے بعد درودِ پاک پڑھنا ۴۔تیسری تکبیر کے بعد دعا مانگنا۔

پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھیں:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ○

دوسری تکبیر کے بعد ’’نماز والا مکمل درودِ پاک (درودِ ابراہیمی)‘‘ پڑھ لیں

اور تیسری تکبیر کے بعد بالغ مرد و عورت کے لیے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ O

پھر چوتھی تکبیر ''اللہ اکبر'' کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور ہاتھ چھوڑ دیں اور دعا پڑھیں۔

نمازِ جنازہ کے مسائل:

☆۔ نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق بادشاہ کو ہے، پھر اُس کے نائب کو، پھر قاضی، اُس کے بعد محلے کا امام اور پھر ولی زیادہ حق رکھتا ہے۔ اِن سب سے زیادہ حق اُس کا ہے جس کے متعلق میت نے وصیت کی ہو۔

☆۔ اگر کئی جنازے ایک جگہ پر جمع ہوں تو الگ الگ نماز پڑھنا بہتر ہے، دوسرے درجے پر ہے کہ نماز جنازہ ایک ہی مرتبہ پڑھی جائے۔

☆۔ جو شخص امام کو دو تکبیروں کے درمیان پائے، تو فوراً اقتداء نہ کرے بلکہ امام کے اگلی تکبیر کہنے کا انتظار کرے اور پھر اس کے ساتھ (نماز میں) داخل ہو کر دعا و سلام میں موافقت کرے پھر جنازے کے اٹھائے جانے سے قبل فوت شدہ جو کچھ رہ گیا ہے، اُسے پورا کرے، اگر صرف رہ جانے والی تکبیریں کہہ سکتا ہے تو اسی پر اکتفاء کرلے۔

دعوت و تبلیغ کے معمولات

● مقررہ دن اپنے قریبی مرکزِ تبلیغ پر علی الصبح پہنچ جائیں۔ ● سفید لباس، پانچ کلی ٹوپی، سفید پگڑی اور حسب ضرورت کرایہ آپ کے پاس موجود ہو۔ ● مقررہ وقت پر "امیر مرکزِ تبلیغ" تلاوت قرآن پاک اور نعت شریف سے محفل میلاد کا آغاز کرے، مبلغین کی حاضری لگائے اور اجتماعی تجدید عہد کیا جائے۔ ● مجلس صفہ میں مبلغ بیلیوں کو برابر تقسیم کر دیا جائے، ہر ماہ کا نیا تبلیغی بیان اور مقررہ دینی مسائل یاد اور درست کروائے جائیں اور اس تربیتی نصاب میں سے بیانات پڑھنے کی ہدایت کی جائے۔

● آخر میں دو گھنٹے بعد صلوٰۃ وسلام اور دعا پر مجلس اختتام پذیر کی جائے اور وفود روانہ کیے جائیں۔

● مقررہ مرکز میلاد یا علاقہ میں پہنچنے پر خادم مرکز میلاد، پیر بھائیوں یا ہم عقیدہ بیلیوں سے رابطہ قائم کر کے مسجد میں اعلان کروائیں کہ حضرت کرمانوالہ شریف سے ایک تبلیغی و دعوتی وفد خصوصی پیغام لے کر آیا ہے، تمام اہل علاقہ خصوصاً پیر بھائی بیلیوں سے اپیل ہے کہ مرکز میلاد دیا .... مسجد میں تشریف لائیں

● علاقہ بھر میں دورہ کریں، گھر گھر جا کر اور تمام دکانداروں کو سالانہ محفل میلاد کا دعوت نامہ یا دعوتی و تبلیغی بیان یا قریبی جگہ پر محفل میلاد میں شرکت کی دعوت دیں۔ اس دوران نہ کسی سے بحث مباحثہ کریں اور نہ کسی سے کچھ کھائیں پئیں۔ ● مقررہ وقت پر محفل میلاد کا آغاز تلاوت قرآن پاک و نعت شریف سے کریں، اس کے بعد گھر میں میلاد کی برکات اور دعوت و تبلیغ کے لیے ایک دن وقف کرنے کی دعوت یا ماہانہ اصلاحی بیان پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام کے تین اشعار، ختم شریف اور دعا مانگی جائے۔

● دعوتی و تبلیغی سلسلے میں شامل ہونے کے لیے بیلیوں کو گھر سے نکلنے، قریبی مرکزِ تبلیغ پر جانے کی دعوت و ترغیب دیں اور وعدہ یا ارادہ کرنے والے بیلیوں کے نام و پتہ نوٹ کریں اور عہد نامہ تبلیغ پُر کروائیں۔

● اوراد و وظائف حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ کے مطابق سرانجام دیں۔

☆ ہر نماز کے بعد اول آخر گیارہ مرتبہ درودِ پاک بمعہ بسم اللہ شریف گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔

☆ بعد نماز مغرب دو زانو اور مؤدب کچھ دیر بیٹھے رہیں۔ قبل جماعت نماز عشاء حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ کے مطابق درودِ پاک پڑھیں۔

☆ بوقت صبح ۱۲ نوافل تہجد دو، دو کر کے پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ اخلاص، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ تہجد ادا کرنے کے بعد پانچ سو مرتبہ درودِ پاک پڑھیں۔

عہد نامہ دعوت و تبلیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ____________ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ و آلہٖ وسلم

میں ____________ ولد ____________

حلفیہ عہد کرتا ہوں کہ دین اسلام کی سربلندی اور فروغِ عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لیے:

1 ☆ ہر ماہ کم از کم ______ دن اور ربیع الاوّل شریف میں تین دن مکمل وقف کروں گا۔

2 ☆ زندگی بھر نماز پنجگانہ، نوافل تہجد، بکثرت درود پاک، ذکر الٰہی اور شریعت کی پابندی کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

3 ☆ زندگی بھر عظمتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم و ناموسِ صحابہ و اہل بیت پاک و شان اولیاء اللہ کے تحفظ اور پاسداری کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا اور گستاخ، منافقین اور کفار سے جان و مال سے جہاد کے لیے کوشاں رہوں گا۔

4 ☆ تبلیغِ دین کے لیے تکالیف برداشت کروں گا اور اپنے ساتھ ظلم و زیادتی پر کوئی غصہ یا انتقام نہیں لوں گا بلکہ درگزر کرتے ہوئے ایثار و قربانی، صبر و تحمل اور ہمیشہ اعلیٰ کردار اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نئے مبلغ دعوت و تبلیغ بنانے کی پوری کوشش کروں گا۔

5 ☆ مرکز کی تمام ہدایات کی پابندی کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں اخلاص سے سرانجام دینے کی پوری کوشش کروں گا اور دربار شریف سے جو ''امیر تبلیغ'' مقرر کیا جائے گا، اس کی اطاعت و فرمانبرداری اپنے آپ پر لازم سمجھوں گا۔

6 ☆ ہر ماہ دعوتی و تبلیغی دورے پر جانے سے پہلے اس عہد کو تین مرتبہ بغور پڑھوں گا اور زندگی بھر تمام دنیاوی امور پر اس عہد کو فوقیت دوں گا۔

7 ☆ اصلاح و تربیت کے سالانہ اجتماع محفل میلاد مؤرخہ 15-14 ربیع الاول اور سالانہ عرس مبارک 28-27 فروری میں اس عہد کی اجتماعی تجدید کے لیے شرکت کیا کروں گا اور ہر ماہ گھر پر ماہانہ محفل میلاد پاک منعقد کیا کروں گا۔

8 ☆ میں حضرت کرمانوالہ شریف کے اغراض و مقاصد اور دعوتی و تبلیغی مشن سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اس عہد کو عمر بھر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)